Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 3, Issue 3
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

محمد آصف

اسکالر پی۔ایچ۔ڈی اردو نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

سہ ماہی مجلہ ادبیات کے پاکستانی زبانوں کے اُردو تراجم: ایک جائزہ

Muhammad Asif
Scholar, PhD, National University of Modern Languages, Islamabad

Urdu Translations of Pakistani Languages in the Quarterly Journal Adbiyaat: An Overview

Translation binds not only nations and languages but also civilizations. It promotes novel themes, styles and tastes put into practice by the languages and cultures from the target languages and cultures to enrich its resources and brings a new angle of thought. Pakistan is polylingual country where multiple languages are spoken. The translation decides the internal development of the people's nature and their spontaneous expressions in oracy and literacy and points out the mental co-ordination amongst different peoples. It creates an atmosphere of understanding which in turns paves the way for fraternity, unity and harmony across Pakistan. The three monthly journal "Adbiyaat" was introduced in June 1985 in Pakistan to promote Urdu and translation of diverse Pakistani languages. It is the first journal of Pakistan which gives much importance to inter languages translation in Pakistan. The basic objective of my research is to focus the services rendered by three monthly journal of Academy of Letters "Adbiyaat" in the promotion of translation among different Pakistani languages and literature.

اُردو زبان و ادب کے فروغ میں پاکستان میں شائع ہونے والے مختلف میگزین اور جرنلز نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ رسائل و جرائد مختلف اقسام کے ہیں اور اُردو ادب کے فروغ میں یہ رسائل و جرائد ایک احسن قدم کی جانب کوشش کر رہے ہیں۔

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" کی داغ بیل 1975ء میں صدرِ مملکت ضیاء الحق کی زیرِ صدارت ہونے والی ایک کانفرنس میں رکھی

Corresponding Author's Email: asifmuhammad032@gmail.com

گئی اور اس مجلے کا باقاعدہ اجراء 1987ء میں ہوا۔ اس مجلے نے نہ صرف پاکستانی زبانوں بلکہ بین الاقوامی زبانوں کے تراجم بھی شائع کیے ہیں اور اس طرح قومی یکجہتی کے فروغ کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی ادب سے بھی واقفیت ہوئی ہے۔

سعدیہ افتخار اس کی اہمیت کے حوالے سے یوں لکھتی ہیں:

"اُردو نثری اور شعری ادب کے فروغ میں ''ادبیات'' کا کردار اس لیے اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں ملک بھر کے اہلِ قلم کی تحریروں اور تخلیقات کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں کی نگارشات اور بین الاقوامی ادب کے تراجم کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس کی بدولت نہ صرف اپنے ملک کے اہلِ علم طبقے سے واقفیت حاصل ہوئی ہے بلکہ بین الاقوامی دانشور طبقے سے بھی آشنائی ہونے میں مدد ملی ہے۔"(1)

کسی بھی معاشرے میں مثبت تبدیلیوں کے ضمن میں رسائل و جرائد کا کردار ہمیشہ مثالی رہا ہے۔ یہ اِن رسائل و جرائد کی اصنافِ سخن ہی ہیں جو معاشرے کے افراد کو ایک طرح کی تربیت فراہم کرتی ہیں اور یوں معاشرہ ترقی کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔ بعض مفکرین ملکی ترقی کو مال و دولت کے پیمانوں سے ماپتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ادب ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جو معاشرے کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

سہ ماہی مجلہ ''ادبیات'' کے شمارہ نمبر ۱۰۵ کے اداریہ میں ڈاکٹر محمد قاسم بگھیو اس موضوع پر یوں اظہارِ خیال کرتے ہیں:

"ادب کسی بھی معاشرے کا بہترین عکاس ہوتا ہے۔ کسی قوم کی داخلی تاریخ سے آگاہی حاصل کرنی ہو تو اس کے ادب کا مطالعہ کرنا چاہیے کیونکہ ایک تاریخ دان، کسی خوف، لالچ یا کسی اور مصلحت کے تحت جن واقعات سے صرفِ نظر کر دیتا ہے وہ ایک ادیب، شاعر اور دانشور کسی اور پیرائے میں آشکار کر دیتا ہے۔ ادبیات کے زیرِ نظر شمارے میں آپ ارد گرد بآسانی تلاش کر سکتے ہیں۔"(2)

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" میں پاکستانی زبانوں کے تراجم مسلسل شائع ہو کر قومی یکجہتی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ گویا یہ مجلہ پاکستان کے مختلف حصوں میں بسنے والوں لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں ایک کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔

اس ضمن میں ڈاکٹر انور سدید یوں رقم طراز ہیں:

ادبیات'' نے علاقائی زبانوں کے ادب کو تراجم کے ذریعے پیش کیا ہے اور یوں قومی یکجہتی کے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ رجحان افسانوں، نظموں، سفرناموں، خودنوشت سوانح میں بھی نظر آتا ہے........ بعض نظریاتی

پرچوں کی طرح جانبداری اس کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتی، اس لیے "ادبیات" کو ایک ایسی مجلسِ ادب کی حیثیت حاصل ہے جہاں پاکستان کی قومی اور علاقائی زبانوں کے سب ادیب آپس میں ملاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔" (3)

ترجمے کے ساتھ انسان کے روابط بہت قدیم ہیں۔ ترجمے کے ذریعے مختلف علاقوں میں بسنے والے لوگوں کے رہن سہن، بودوباش، طرزِ معاشرت اور رسوم و رواج سے آگائی ہوتی ہے۔ ترجمے کے بارے میں مختلف آراء ہمارے سامنے آتی ہیں۔

ترجمہ کے بارے میں ڈاکٹر اشرف کمال یوں لکھتے ہیں:

"یہ ایک تحقیقی اصطلاع میں۔ جب کسی تذکرے پر تحقیق کی جارہی ہو تو اس میں متن اور شعری متن کو بطور خاص مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تذکرے میں جب کسی کے حالات رقم کیے جائیں تو اسے ترجمہ کہا جاتا ہے۔" (4)

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" کے پاکستانی زبانوں کے اُردو تراجم پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کی تہذیب و تمدن کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ دنیا کے نقشے پر لانے کا باعث بنے ہیں۔ اِن تراجم سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں بسنے والے لوگ پاکستان کے مختلف رسوم و رواج اور رہن سہن کے طریقوں سے واقف ہوئے ہیں۔ یہی ترجمے کی ایک خاص اہمیت ہے کہ یہ نہ صرف دورِ جدید بلکہ قدیم ادوار کی ثقافتوں کو دنیا کے سامنے لانے کی ایک احسن کوشش کرتا ہے۔ ترجمے کا یہ کام برسوں سے جاری ہے اور مستقبل میں بھی یہ کام رکنے والا نہیں ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر اعطش درانی یوں رقمطراز ہیں:

"ترجمہ انسانی تہذیب کے تسلسل کا نام ہے۔ ہر زبان اور ثقافت میں اس کا عمل و دخل جاری رہا ہے۔ اُردو میں ترجمے کا کام عملاً اُس وقت شروع ہوتا ہے، جب سے یہ زبان و ادب کے اظہار کا وسیلہ بنی ہے۔ گویا اُردو ترجمے کی عمر بھی صدیوں کو محیط ہے۔" (5)

ترجمہ کرتے ہوئے کسی تحریر کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا ہوتا ہے۔ بظاہر آسان دکھائی دینے والا کام حقیقت میں کافی محنت اور ریاضت چاہتا ہے۔ یہ کام اُس وقت ہی بہترین ہوگا جب مترجم کو دونوں زبانوں پر عبور ہو گا۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اس حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں:

"کسی غیر زبان سے اپنی زبان میں ترجمہ کرنا آسان کام نہیں بلکہ بعض اوقات ترجمہ کرنا طبع زاد تخلیق کرنے سے زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ جب تک مترجم (ترجمہ نگار) کو دونوں زبانوں پر پورا پورا عبور حاصل نہ ہو وہ دونوں زبانوں کے اسالیب بیان، لفظی اور معنوی خوبیوں، محاورات و تشبیہات، لسانی پسِ منظر اور زیرِ ترجمہ نثر پارے کے مصنف اور موضوع سے

پوری طرح واقفیت نہ رکھتا ہو۔ترجمہ نگاری میں کامیابی حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ محض لفظی ترجمہ بسا اوقات بے کار ثابت ہوتا ہے۔ جس فن پارے کا ترجمہ کرنا مقصود ہو، اس کی اصل روح تک پہنچ کر ہی اس کے مفہوم کو اپنی زبان میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔"(6)

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" میں مختلف پاکستانی زبانوں کے اُردو تراجم شائع ہوتے رہے ہیں۔اِن زبانوں میں ایک زبان پشتو زبان ہے۔ پشتون قبیلے کی طرح اِن کی زبان بھی کافی قدیم ہے۔ پشتو ایک سامی زبان ہے یا آریائی اس حوالے سے مختلف آراء ہیں۔ پشتو کے حوالے سے مستند نظریہ یہ ہے کہ یہ ایک ہند آریائی زبان ہے جس کا رسم الخط نسخ ہے۔ یہ زبان اُردو، فارسی اور عربی کی طرح دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہے اور اس کے کل چوالیس حروفِ تہجی ہیں۔اس زبان کے حروفِ تہجی میں عربی زبان کے تمام حروفِ تہجی موجود ہیں۔ پشتو کی قدیم نظم کی تاریخ میں جو شاعر زیادہ مقبول ہوئے اُن میں امیر کروڑ، ابو محمد ہاشم، شیخ اسعد سوری، تایمنی، اکبر زمینداوری، ارزانی خویشگی، مرزا خان انصاری، دولت اللہ لوانزی ،خوشحال خان خٹک، سکندر خٹک، بی بی حلیمہ ،عبد القادر خٹک، رحمان بابا، احمد شاہ ابدالی اور علی خان شامل ہیں۔

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" کے اُردو تراجم میں پشتو زبان کے کافی تراجم موجود ہیں۔اس مجلے کے شمارہ نمبر 19 میں پشتو زبان کی دو نظمیں قدرِ مشترک اور مجبوری شائع ہوئیں۔ اِن نظموں کے شاعر سید محمد عارف جبکہ مترجم علی دیپک قزلباش ہیں۔اس مجلے کے شمارہ نمبر 26 میں پشتو شاعری کی مختلف اقسام جیسے نظمیں، منظومات اور غزلیں شائع ہوئیں۔اس شمارے میں شائع ہونے والی شاعری خوشحال خان، رحمان بابا، احمد شاہ ابدالی، ایوب صابر، حمزہ شنواری، عبد الغنی اور ہاشم بابا کی تخلیق کردہ ہے جبکہ نیاز سواتی، انجم یوسف زئی، عابد سلطان، فہیم سرحدی، تنویر شاہ کمال، علی دیپک قزلباش اور عارف تبسم ہیں۔

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" کے اُردو تراجم میں پنجابی زبان کے تراجم بھی تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہے ہیں۔قدیم زمانے میں جس علاقے کو سپت سندھو یا ہسپت ہندو کہا جاتا تھا، پنجاب بھی اس میں شامل تھا۔ یہ علاقہ وہی ہے جہاں آریہ لوگوں نے وسط ایشیا سے آکر اپنی مقدس کتاب، وید مرتب کی۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زبانوں کا تشکیلی سفر صدیوں پر محیط ہوتا ہے۔ کوئی زندہ زبان دوسری ہمسایہ زبان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اور اثر و نفوذ کا یہ عمل فطری میلانات کے تحت خود بخود پذیر ہوتا رہتا ہے۔ پنجابی بھی جو مختلف وقتوں میں مختلف ناموں سے پکاری جاتی رہی، اس کلیے سے مبرا نہیں اور اپنے دامن میں بہت سی قدیم زبانوں کے الفاظ سموئے ہوئے ہیں۔

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" کے اُردو تراجم میں پنجابی زبان کا ذخیرہ کافی وسیع ہے۔ اس مجلے کے شمارہ نمبر 3 میں میاں محمد بخش کی تخلیق کردہ پنجابی نظم "شاہ پری کا سیف الملوک سے خطاب" شائع ہوئی۔ اس نظم کے مترجم شریف کنجاہی ہیں۔ یہ نظم پنجابی ادب میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ شمارہ نمبر 22 میں 46 پنجابی افسانے اُردو زبان میں ترجمہ کرکے شائع کیے گئے۔ یہ افسانے جوشوا فضل دین، اکبر لہوری، سجاد حیدر، اشفاق احمد، محمد آصف خان، عرش صدیقی، آغا اشرف، انور علی، مرزا حامد بیگ، شاہین ملک، خالدہ ملک، کنول مشتاق، اقبال خالد، ارشد چہال اور اطہر جاوید وغیرہ قابلِ ذکر ہیں جبکہ مترجمین میں ڈاکٹر اسلم رانا، حسین سحر، مرزا حامد بیگ، ناصر بلوچ، ارشد چہال، رانا غلام شبیر، انجم سلیمی اور جمیل احمد پال وغیرہ شامل ہیں۔ شمارہ نمبر 63-64 میں ایک پنجابی افسانہ بچھل پیری شائع ہوا جس کے افسانہ نگار افضل احسن رندھاوا جبکہ مترجم نا معلوم ہے۔ اسی شمارے میں امیر حمزہ خان شنواری کی تخلیق کردہ غزل شائع کی گئی جس کے مترجم خاطر غزنوی ہیں۔ ایک پنجابی نظم فیض احمد فیض کی لکھی ہوئی بھی اس شمارے میں شائع کی گئی ہے۔ اس نظم کے مترجم ماجد صدیقی ہیں۔ شمارہ نمبر 77-78 میں 11 پنجابی نظمیں اُردو تراجم کے تحت شائع کی گئیں۔ شمارہ نمبر 94-95 میں 14 پنجابی نظمیں، شمارہ نمبر 96 میں ایک پنجابی افسانہ اور 2 پنجابی نظمیں، شمارہ نمبر 97 میں 2 پنجابی افسانے، شمارہ نمبر 98 میں 2 پنجابی افسانے، شمارہ نمبر 99 میں 6 پنجابی کہانیاں، شمارہ نمبر 100 میں 1 افسانہ اور 4 پنجابی نظمیں، شمارہ نمبر 101 میں 4 پنجابی نعتیں، شمار نمبر 102 میں 1 پنجابی افسانہ اور 3 پنجابی نظمیں، شمارہ نمبر 102 میں 3 پنجابی نظمیں، شمارہ نمبر 103 میں 3 پنجابی نظمیں، شمارہ نمبر 108 میں 1 پنجابی نظم، شمارہ نمبر 105 میں 3 پنجابی نظمیں، شمارہ نمبر 106 میں 1 پنجابی افسانہ اور 1 پنجابی نظم، شمارہ نمبر 109 میں 1 پنجابی افسانہ اور 1 پنجابی نظم، شمارہ نمبر 110 میں 2 پنجابی افسانے اور 2 پنجابی غزلیں، شمارہ نمبر 118 میں 2 پنجابی نظمیں اور 1 پنجابی افسانہ اور شمارہ نمبر 119 میں 2 پنجابی افسانے اور 1 پنجابی نظم شائع ہوئیں

سندھی زبان کے اُردو تراجم بھی کثرت سے سہ ماہی "ادبیات" کے شماروں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ شمارہ نمبر 19 میں دو نظمیں اور ایک کافی، شمارہ نمبر 27-28-29-30 میں ایک سندھی افسانہ اور دو سندھی نظمیں، شمارہ نمبر 56 میں ایک سندھی کہانی، شمارہ نمبر 63-64 میں ایک سندھی افسانہ، شمارہ نمبر 70 میں ایک کہانی، شمارہ نمبر 77-78 میں اکیس سندھی نظمیں، شمارہ نمبر 94-95 میں بارہ سندھی نظمیں، شمارہ نمبر 96 میں چار سندھی نظمیں، شمارہ نمبر 98 میں تین سندھی نظمیں، شمارہ نمبر 99 میں چھ سندھی کہانیاں، شمارہ نمبر 100 میں دو سندھی نظمیں، شمارہ نمبر 101 میں چھ نعتیں، شمارہ نمبر 102 میں چار سندھی نظمیں، شمارہ نمبر 103 میں تین سندھی افسانے، شمارہ نمبر 105 میں دو سندھی نظمیں، شمارہ

نمبر106 میں ایک سندھی نظم، شمارہ نمبر107 میں ایک سندھی افسانہ اور ایک سندھی نظم، شمارہ نمبر109 میں ایک سندھی افسانہ اور ایک سندھی نظم، شمارہ نمبر110 میں 5 نظمیں، شمارہ نمبر113 میں دو سندھی نظمیں اور ایک سندھی افسانہ، شمارہ نمبر118 میں ایک سندھی نظم اور شمارہ نمبر119 میں ایک سندھی مضمون، دو سندھی افسانے اور ایک غزل اُردو تراجم کے ضمن میں شائع ہوئی۔

ہندکو زبان کا شمار بھی اُن پاکستانی زبانوں میں ہوتا ہے جس کے تراجم باقاعدگی کے ساتھ سہ ماہی مجلہ "ادبیات" کے شماروں میں شائع ہوتے رہے۔ اس مجلے کے شمارہ نمبر26 میں ہندکو کی کافی نظمیں اور غزلیں اُردو تراجم کے تحت شائع ہوئیں۔ شمارہ نمبر94-95 میں بھی دو نظمیں اور چھ گیت، شمارہ نمبر96 میں ایک نعت اور ایک نظم، شمارہ نمبر97 میں ایک نظم اور ایک افسانہ، شمارہ نمبر98 میں ایک نظم، شمارہ نمبر99 میں تین ہندکو نظمیں، شمارہ نمبر101 میں چار ہندکو نعتیں، شمارہ نمبر102 میں دو نظمیں اور ایک غزل، شمارہ نمبر 1o6 میں ہندکو رُباعیات، شمارہ نمبر 107 میں ایک ہندکو حمد اور کلام احمد علی سائیں، شمارہ نمبر109 میں ایک ہندکو نظم، شمارہ نمبر110 میں ایک ہندکو افسانہ اور دو ہندکو غزلیں، شمارہ نمبر113 میں ایک ہندکو نظم اور شمارہ نمبر118 میں ایک ہندکو نظم کے اُردو تراجم اس مجلے کے شماروں میں شائع ہوئے۔

اس مجلے نے جن پاکستانی زبانوں کے اُردو تسلسل کے ساتھ شائع کیے اِن میں سے ایک بلوچی زبان بھی ہے۔ شمارہ نمبر19 میں آٹھ بلوچی افسانے اور اکتیس بلوچی نظمیں اور بلوچی زبان کی تین غزلیں، شمارہ نمبر27-28-29-30 میں ایک بلوچی افسانہ اور دو بلوچی نظمیں، شمارہ نمبر63-64 میں ایک بلوچی نظم شمارہ نمبر94-95 میں تیرہ بلوچی نظمیں، شمارہ نمبر98 میں ایک افسانہ، شمارہ نمبر99 میں چھ بلوچی کہانیاں، شمارہ نمبر100 تین بلوچی افسانے اور دو بلوچی نظمیں، شمارہ نمبر101 چار بلوچی نعتیں، شمارہ نمبر102 ایک بلوچی نظم، شمارہ نمبر103 میں ایک افسانہ اور دو بلوچی نظمیں، شمارہ نمبر105 میں دو بلوچی نظمیں اور ایک افسانہ، شمارہ نمبر106 میں ایک بلوچی افسانہ، شمارہ نمبر 107 میں ایک بلوچی نظم، شمارہ نمبر109 میں ایک بلوچی افسانہ، شمارہ نمبر110 میں ایک بلوچی افسانہ اور ایک ایک بلوچی نظم، شمارہ نمبر113 میں ایک بلوچی نظم، شمارہ نمبر118 میں ایک بلوچی نظم اور ایک بلوچی افسانہ اور شمارہ نمبر 119 میں دو بلوچی افسانے اور ایک بلوچی نظم پاکستانی زبانوں کے اُردو تراجم کے تحت شائع ہوئی۔

کشمیری زبان کے اُردو تراجم بھی اِس مجلے کے میں شائع ہوتے رہے ہیں اگرچہ اُن کی تعداد کم ہے۔ اس مجلے میں صرف پانچ افسانوں کے اُردو تراجم شائع ہوئے۔ براہوی ادب سے بھی مختلف شعری اور نثری اصناف کے اُردو تراجم اِس مجلے میں شائع ہوئے۔ شعری اصنافِ ادب کے علاوہ کچھ افسانوں کے تراجم اس مجلے میں شائع ہوئے۔

سرائیکی اصنافِ سخن کی کئی اقسام اس مجلے کے اُردو تراجم میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ شاعری کے ساتھ ساتھ نثری ادب کی اکثر اصناف اس مجلے کے شماروں میں شائع ہوئیں۔ پوٹھوہاری زبان کی شعری اور نثری اصناف بھی اِس مجلے کے اُردو تراجم میں شائع ہوئیں۔ پوٹھوہاری افسانوں کے علاوہ نظموں، غزلوں اور نعتوں کے اُردو تراجم بھی اس مجلے کے شماروں میں شائع ہوئے۔

گوجری ادب سے بھی اُردو تراجم بھی اس مجلے میں شائع ہوئے گوجری ادب سے نعتیں، نظمیں، مضامین اور کہانیاں اُردو تراجم کے تحت شائع ہوئیں۔ شنا زبان سے بہت کم تعداد میں اُردو تراجم اس مجلے میں شائع ہوئے۔ شنا زبان سے صرف دو کہانیاں، ایک غزل اور ایک مضمون اس مجلے کے اُردو تراجم میں شائع ہوا۔ پہاڑی زبان سے صرف دو کہانیاں اور چھاچھی زبان سے ایک نظم اور ایک گیت اس مجلے کے اُردو تراجم میں شائع ہوا۔

سہ ماہی مجلہ "ادبیات" کے اُردو تراجم، اُردو ادب میں ایک اہم اضافہ ہیں۔ اَن اُردو تراجم کی وجہ سے یہ مجلہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں بسنے والے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں ایک اہم ذمہ داری نبھا رہا ہے۔ قومی یکجہتی کے فروغ میں اس مجلے کی خدمات لاثانی ہیں۔

حوالہ جات

1-سعدیہ افتخار، اکادمی ادبیات پاکستان کی خدمات: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، ص191

2-محمد قاسم بگھیو، ڈاکٹر، (اداریہ)، سہ ماہی مجلہ "ادبیات"، شمارہ نمبر105، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، اپریل تا جون2015ء

3۔انور سدید، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، ص255

4-محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، اصطلاحات (ادبی، تنقیدی، تحقیقی، لسانی)، بک ٹائم کراچی، ص131،130

5-عطش درانی، ڈاکٹر، اُردو طریقِ تدریس، پاکستان ایجوکیشن فاونڈیشن، اسلام آباد، ص531

6۔رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اصنافِ ادب، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2008ء، ص